Q. No. 2 (i) جواب نمبر 1 سوال نمبر 2 (i)

امام ابو حنیفہ کے دو مشہور شاگردوں امام ابو یوسف اور امام محمد کو صاحبین کہتے ہیں۔

Q. No. 2 (ii) جواب نمبر 2 سوال نمبر 2 (ii)

خدمت خلق کی دو صورتیں درج ذیل ہیں۔

1- کسی بھوکے کو کھانا کھلانا۔

2- کسی بیمار کی بیمار پرسی کرنا۔

Q. No. 2 (iii) جواب نمبر 3 سوال نمبر 2 (iii)

تقویٰ کے درج ذیل فوائد ہیں۔

1- تقویٰ سے اللہ کا قرب اور محبت حاصل ہوتی ہے۔

2- تقویٰ انسان کے گناہوں کی بخشش اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔

Q. No. 2 (iv) جواب نمبر 4 سوال نمبر 2 (iv)

وراثت کی اصطلاح میں وہ رشتہ دار جو نہ ذوی الفروض میں شامل ہیں اور نہ ہی عصبہ میں جیسے نانا، نواسے، بھانجے وغیرہ۔ ذوی القربیٰ سے مراد قریبی رشتہ دار ہیں جیسے بیٹا، بیٹی وغیرہ۔

Q. No. 2 (v) جواب نمبر 5 سوال نمبر 2 (v)

مواخاتِ مدینہ جو مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارے کی بہترین عملی مثال ہے۔ اس واقعہ سے اخوت کا عملی مظاہرہ ہوتا ہے جب حضور نے انصار اور مہاجر کو بھائی بنایا۔

Q. No. 2 (vi) جواب نمبر 6 سوال نمبر 2 (vi)

مشہور کتاب اربعین کے مصنف امام یحییٰ بن شرف نووی ہیں اور آن کا لقب ضیاء الدین ہے۔

Q. No. 2 (vii) جواب نمبر 7 سوال نمبر 2 (vii)

قرآن میں ہمسایہ کی 3 اقسام بیان کی گئی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1- رشتہ دار ہمسایہ۔ 2- غیر رشتہ دار ہمسایہ۔ 3- ہم نشین ہمسایہ۔

Q. No. 2 (viii) جواب نمبر 8 سوال نمبر 2 (viii)

جہاد میں کامیابی کی دو شرائط درج ذیل ہیں۔

1- اخلاصِ نیت یعنی صرف اللہ کی رضا کی خاطر لڑنا۔

2- صبر اور ثابت قدم رہنا۔

Q. No. 2 (ix) جواب نمبر 9 سوال نمبر 2 (ix)

ہاروت و ماروت دو فرشتے تھے جن کو بابل شہر میں لوگوں کی آزمائش کے لیے بھیجا گیا تھا۔

Q. No. 2 (x) جواب نمبر 10 سوال نمبر 2 (x)

تبلیغ میں تدریج سے مراد دین کی دعوت کو مرحلہ وار اور حکمت کے ساتھ پہنچانا ہے تاکہ لوگ اسے آسانی سے قبول کر سکے۔

Q. No. 2 (xi) جواب نمبر 11 سوال نمبر 2 (xi)

کیونکہ یہودی لفظ راعینا کو زبان دبا کر ادا کرتے تھے جس کی وجہ سے اس کے معنی توہین آمیز ہو جاتے تھے اس فتنے سے بچنے کے لیے واضح لفظ انظرنا استعمال کرنے کا حکم دیا۔

Q. No. 2 (xii) جواب نمبر 12 سوال نمبر 2 (xii)

مقام ابراہیم وہ مبارک پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی دیواریں بلند کی تھیں اس پر آپ کے قدموں کے نشان ثبت ہیں۔

Q. No. 2 (xiii) جواب نمبر 13 سوال نمبر 2 (xiii)

حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور میں جادوگری اور شیاطین کی پیروی کی جاتی تھی یہ رواج عام تھا۔

Q. No. 2 (xiv) جواب نمبر 14 سوال نمبر 2 (xiv)

حدیث کے مطابق نیکی حسن اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو چاہے کہ لوگ اس سے آگاہ ہوں۔

Q. No. 2 (xix) جواب نمبر 19 سوال نمبر 2 (xix)

امام ابو حنیفہ کا اصل نام نعمان بن ثابت تھا۔ کنیت ابو عبداللہ اور والد کا نام ثابت تھا۔

Q. No. 2 (xv) جواب نمبر 15 سوال نمبر 2 (xv)

صحاح ستہ سے مراد اس حدیث کی چھ کتابیں ہیں
جن کے نام درج ذیل ہیں۔
1- صحیح بخاری 2- صحیح مسلم 3- جامع ترمذی۔
4- سنن ابی داؤد 5- سنن نسائی 6- سنن ابن ماجہ۔

Q. No. 2 (xvi) جواب نمبر 16 سوال نمبر 2 (xvi)

اس سے مراد قرآن مجید ایسا معجزہ ہے
کہ انسان اور جن بھی اس جیسی ایک
سورت نہیں بنا سکتے اور اللہ نے فرمایا ہے اس
کی حفاظت کا ذمہ خود میں نے لیا ہے۔

Q. No. 2 (xvii) جواب نمبر 17 سوال نمبر 2 (xvii)

ترجمہ: بے شک ہم نے خود اس ذکر کو نازل
کیا اور خود ہی اس کے نگہبان
ہیں۔

Q. No. 2 (xviii) جواب نمبر 18 سوال نمبر 2 (xviii)

امام احمد بن حنبل نے اپنی مشہور کتاب مسند احمد میں مکمل طور پر نقل کیا ہے۔

Q. No. 2 (xx) جواب نمبر 20 سوال نمبر 2 (xx)

جدید وسائل میں انٹرنیٹ سوشل میڈیا، یوٹیوب، فیس بک، اور ڈیجیٹل کتب شامل ہیں جن سے لوگوں کو تبلیغ کی جاتی ہے۔

Q. No. 3 (i) جواب نمبر 1 سوال نمبر 3 (i)

ترجمہ:- اور ہم ضرور تمہیں آزمائے گے کچھ خوف اور بھوک سے مال کی کمی جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے

Q. No. 3 (ii) جواب نمبر 2 سوال نمبر 3 (ii)

اس آیت میں اہل ایمان یعنی مسلمانوں سے خطاب کیا گیا ہے۔

Q. No. 3 (iii) جواب نمبر 3 سوال نمبر 3 (iii)

اس آیت میں پانچ چیزوں کی آزمائش کا حکم ہے۔

1- خوف 2- بھوک 3- مال کی کمی دے کر۔

4- جان کا نقصان 5- پھلوں کی کمی دے کر۔

Q. No.4(i) (Page 1) جواب: (1 صفحہ) سوال نمبر 4(i)

ترجمہ: "اور بلاشبہ موسیٰ علیہ السلام تمہارے پاس نشانیاں لے کر آئے اس کے بعد تم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا اور تم ظالم ہو۔"

تشریح:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل والوں سے خطاب کیا ہے اور فرمایا کہ ہم نے موسیٰ کو تمہارے پاس نشانیاں دے کر بھیجا جب موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے اور تورات لے کر جب واپس آئے تو دیکھا کہ آپ کی امت نے بچھڑے کو معبود بنا لیا تو اللہ نے فرمایا کہ اس کے بعد تم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا اور تم ظالم ہو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل والوں یعنی یہودیوں کو ظالم کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل والوں پر بہت سے انعامات کیے جن میں سب سے بڑا انعام آن کو تمام جہانوں پر فضیلت بخشی اور پھر فرعون سے نجات دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر بے شمار انعامات کیے جن میں ان پر بادل کا سایہ کیا ان پر

Q. No.4 (i) (Page 2) سوال نمبر 4 (i) (صفحہ 2)

من وسلویٰ یعنی آسمانی کھانا آتارا اور
جب انھوں نے پانی مانگا تو اللہ نے فرمایا
کہ موسیٰ اپنا عصا پتھر پر مار تو جب
حضرت موسیٰ نے اپنا عصا پتھر پر مارا تو
بارہ چشمے جاری ہوگئے یہ تمام انعامات
اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل والوں پر
کیئے۔

Q.No.4(ii)(Page 1) سوال نمبر 4 (ii) (صفحہ 1)

جواب :-

ترجمہ :-

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی
نشانیوں میں سے ہیں پس جس نے بیت اللہ
کا حج کیا یا عمرہ کیا اس پر کوئی گناہ
نہیں کہ دونوں کا طواف کرے اور
جس نے خوشی سے نیکی کی پس اللہ نیکی
کا قدر دان اور علم والا ہے۔

Q. No. 4(ii) (Page 2) سوال نمبر 4 (ii) (بقیہ 2)

تشریح:

اس آیت میں دو پہاڑیوں صفا اور مروہ کا ذکر ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اور جس نے بیت اللہ کا حج کیا یا عمرہ کیا اس پر کوئی گناہ نہیں کہ دونوں کا طواف کرے یعنی کہ یہ حج کے مناسک میں شامل ہے ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کی جاتی ہے ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی اس لیے کی جاتی ہے کہ حضرت حاجرہ علیہا السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی خاطر ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان 7 چکر لگائے پانی کی تلاش میں اس لیے اس کو حج کے مناسک میں شامل کیا گیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس جس نے خوشی سے نیکی کی یعنی ان کے درمیان سعی کرے تو ثواب ہے اور نہ کرے تو گناہ نہیں بے شک اللہ نیکی کا قدر دان اور علم والا ہے۔

Q. No. 5 (i) سوال نمبر 5 (i)

جواب:

ایک شخص نے حضور پاک سے عرض کیا کہ "اے اللہ کے رسول مجھے اسلام کے متعلق ایسی بات بتائیں جو میں کسی اور سے نہ پوچھوں تو فرمایا تو کہہ میں ایمان لایا اللہ پر پھر اسی پر ثابت قدم ہو جا۔"

Q. No. 5 (ii) جواب د (ii) 5 سوال نمبر

بے شک اللہ نے کچھ فرائض مقرر کیے ہیں ان کو
ضائع نہ کرو اور کچھ حدیں مقرر کی ہیں ان سے تجاوز
نہ کرو کچھ چیزیں حرام کی ہیں ان کو نہ توڑو کچھ
چیزوں کے بارے میں تم پر رحم کرتے ہوئے خاموشی اختیار کی
ہے پس ان کی کھوج نہ لگاؤ۔

Q. No. 6(i) (Page 1)

سوال نمبر 6 (i) (صفحہ 1)

جواب:

استاد کا مقام:

اسلام کے اندر استاد کا مقام بہت بلند ہے ایک استاد وہ شخص ہوتا ہے جو ایک بیج کو ایک پھل دینے والا پودا بنا دیتا ہے حضور پاک نے فرمایا کہ "مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا" حضور پاک نے بھی استاد کا مقام و مرتبہ بیان کیا ہے استاد کو بڑی اہم اہمیت حاصل ہے حضرت علی کا قول ہے کہ جس نے بھی ایک لفظ سکھایا وہ میرا استاد ہے اس قول سے بھی استاد کی اہمیت اس کا مقام و مرتبہ ظاہر ہوتا ہے۔ استاد ایک اہم مربی اور مقام کا مالک ہے۔

استاد کے حقوق:

استاد کے حقوق سے مراد بچوں کے فرائض ہیں یعنی بچوں پر کیا ذمہ داریاں اور فرائض استاد کے ادب و احترام میں عائد کی جاتی ہیں استاد کے حقوق درج ذیل ہیں۔

1۔ بچوں کو چاہیے اپنے استاد کا احترام کریں۔

Q. No. 6 (i) (Page 2) سوال نمبر 6 (i) (صفحہ 2)

2- بچوں کو چاہیے کہ اپنے استاد کی بات مانے۔

3- بچوں کو چاہیے کہ استاد کے سامنے ادب و احترام سے کھڑے ہوں۔

4- جب استاد کلاس میں آئے تو احترام سے کھڑے ہو کر سلام کہنا چاہیے۔

5- بچوں کو چاہیے کہ استاد جو کام دے وہ روز کر کے لانا چاہیے۔

6- بچوں کو چاہیے کہ استاد کو وہ اپنا روحانی باپ تصور کرے۔

↔

Q. No. 6 (ii) (Page 1) سوال نمبر 6 (ii) (صفحہ 1)

جواب:

ہمسایوں کا مقام و مرتبہ:

ہمسایہ صرف وہ نہیں ہوتا جو انسان کے گھر کے قریب رہتا ہو ہمسایہ کی تین اقسام ہیں جو قرآن مجید میں بیان کی گئی ہیں ہمسایہ کو بڑی اہم اہمیت حاصل ہے اس کا بہت مقام و مرتبہ ہے۔ حضور پاک نے فرمایا "اپنے دشمن ہمسایوں کے ساتھ حسن

Q. No.6(ii)(Page 2) سوال نمبر 6(ii)(صفحہ 2)

سلوک سے پیش آئے۔

ہمسایوں کی اقسام:

قرآن مجید میں ہمسایوں کی تین اقسام بیان کی گئی ہیں۔

1- رشتہ دار ہمسایہ۔
2- غیر رشتہ دار ہمسایہ۔
3- ہم سفر ہمسایہ۔

ہمسایوں کے حقوق:

ہمسایوں کے حقوق درج ذیل ہیں۔

1- ہمیں چاہیے کہ اپنے ہمسایوں کا خیال رکھیں۔
2- ہم ان سے احترام کے ساتھ پیش آئے۔
3- ان کی مالی معاونت کرے۔
4- ہمیں چاہیے کہ ہم ان کی تکلیف میں شامل ہوں۔
5- اگر ہمسایہ ملک پریشانی سے ان کے اوپر قرضی ہے تو ہمیں چاہیے کہ ان کا قرض ادا کرے۔
6- ہمسایوں سے حسن سلوک اور نرمی سے پیش آئے۔

Q.No.7 جواب: سوال نمبر 7

فقہ حنفی کے بانی امام ابو حنیفہ ہیں جن کا اصل نام نعمان بن ثابت ہے فقہ حنفی دنیا میں سب سے زیادہ رائج مسلک ہے۔ پاکستان ترکی، افغانستان اور کئی دیگر ممالک میں اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ فقہ حنفی کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں۔

1- قرآن سنت کو بنیادی حیثیت دینا: فقہ حنفی میں مسائل کے حل کے لیے سب سے پہلے قرآن مجید اور احادیث سے راہنمائی لی جاتی ہے۔ 2

2- قیاس و اجتہاد: جن مسائل کا واضح حل قرآن و سنت میں موجود نہ ہو ان میں قیاس و اجتہاد سے کام لیا جاتا ہے۔ 2

3- آسانی اور سہولت: فقہ حنفی میں لوگوں کی آسانی اور ضرورت کو مدنظر رکھا جاتا ہے تاکہ دین پر عمل کرنا آسان ہو۔ 2

4- عرف و رواج: بعض معاملات میں شریعت کے خلاف نہ ہونے والے معاشرتی عرف و رواج کو بھی اہمیت دی جاتی ہے۔ 2

5- وسعت و جامعیت: اس فقہ میں عبادات اور بعض معاملات، دیگر زندگی کے مسائل کے بارے میں تفصیلی احکام موجود ہیں۔ فقہ حنفی اپنی سادگی کی وجہ سے مسلمانوں میں مقبول ہے۔